تقریر

تقریر بابت اخلاقیات
وقت 5-7منٹ

عزم وہمت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ (آل عمران:160)

کہ جب تو عزم اور ارادہ کرلے تو تیرا توکل اللہ پر ہی ہونا چاہئے یقیناً اللہ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

محمود اگر منزل ہے کٹھن تو راہ نما بھی کامل ہے
تم اس پہ توکل کر کے چلو آفات کا خیال ہی جانے دو

معزز سامعین! آج میری تقریر کا موضوع ہے۔ عزم وہمت

عزم وہمت کا مطلب ہے کہ انسان جب کسی کام کا ارادہ کرے یا اُسے کوئی مشکل پڑ جائے تو مضبوط ارادہ اور بہادری سے حالات کا مقابلہ کیا جائے کسی حالت میں نہ تھکے، نہ مایوس ہو۔

عزم وہمت اخلاقِ حسنہ میں سے ایک اہم اور بنیادی خُلق ہے۔ جس طرح ایک پھول بغیر رنگ اور خوشبو کے بیکار ہے اسی طرح ایک انسان بغیر اخلاق کے کاغذی تصویر کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ دنیا کا ہر مذہب اپنے ماننے والوں کو اخلاقی قدروں کی تعلیم دیتا ہے۔ تمام انبیاء اپنے اپنے وقت میں اِن اخلاقی قدروں کی تبلیغ کرتے رہے اور انہوں نے مضبوط عزم وہمت سے ہی مخالفت کے طوفانوں کا مقابلہ کیا۔ یقیناً مضبوط عزم وہمت کے ساتھ ہی انسان زندگی میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے اس کے بغیر انسانی زندگی نامکمل سمجھی جاتی ہے۔ مشکلات میں عزم وہمت سے کام لینے والے ہی مایوس لوگوں کے لئے روشن مثال بنتے ہیں۔

امام اور قائد اور لیڈر کی بنیادی صلاحیتوں میں سے عزم وہمت کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ کے نبی جو ساری دنیا کو پیغام پہنچانے اور دنیا میں ایک انقلاب برپا کرنے کے لئے آتے ہیں، انہیں ایک خداداد ہمت اور شجاعت عطا کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

"وہ لوگ جو اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے" (الاحزاب:40)

سامعین! اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ہمارے لئے بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔ فرمایا۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (احزاب:22)

کہ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے۔

اسوۂ حسنہ قرآن حکیم کی ایک جامع اصطلاح ہے جس کا کسی بھی دوسرے دین میں تصور تک نہیں۔ "اسوہ" کے معنی ہے نمونہ اور "حسنہ" کے معنی ہے حسن وجمال والا یعنی اگر کوئی شخص ساری کائنات کا حسن وجمال ایک پیکر میں ملاحظہ کرنا چاہے تو یہ اُسے صرف اور صرف ذاتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی ملے گا۔ آپؐ ہی کائنات کے وہ بہترین وجود ہیں جنہوں نے محض دنیا کو خدا کی طرف بلایا ہی نہیں بلکہ خدا کے حکموں پر خود عمل کر کے بھی دکھایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر مصائب اور مشکلات کا مضبوط عزم و ہمت سے مقابلہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو مضبوط عزم و ہمت کا شاندار نمونہ دیا۔ یہ میرے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مضبوط عزم و ہمت ہی تھا کہ آپؐ اُس غارِ حرا میں جہاں لوگ دن کے وقت جاتے ہوئے بھی ڈرتے تھے آپؐ کئی کئی راتیں اپنے پیارے رب کی عبادت میں گزارتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"آپؐ... تنہا غارِ حرا میں جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے... اللہ تعالیٰ کی محبت میں آپ اس قدر فنا ہو چکے تھے کہ آپ اس تنہائی میں ہی پوری لذّت اور ذوق پاتے تھے۔ ایسی جگہ میں جہاں کوئی آرام کا اور راحت کا سامان نہ تھا اور جہاں جاتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہو آپ وہاں کئی کئی راتیں تنہا گزارتے تھے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کیسے بہادر اور شجاع تھے۔"

(ملفوظات)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عزم و ہمت کے مقابل قریش نے ایک حربہ یہ بھی اختیار کیا کہ آپ کو مال و دولت اور حکومت و سرداری اور حسین ترین لڑکی سے شادی کروا دینے کی پیشکش کی۔ آپؐ کی ساری خواہشات پوری کرنے کی حامی بھری بشرطیکہ آپؐ ان کے معبودوں کی مخالفت سے رک جائیں۔ یہ طمع بھی آپؐ کے عزم و ہمت میں کوئی کمی نہ لا سکی۔

اک ہاتھ پہ تم سورج رکھو اک ہاتھ پہ بے شک چاند رکھو
ہر لالچ مولیٰ کی خاطر اس پاک وجود نے ٹھکرایا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولوالعزمی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"خیال کرنا چاہئے کہ کس استقلال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دعویٰ نبوت پر باوجود پیدا ہو جانے ہزاروں خطرات اور کھڑے ہو جانے لاکھوں معاندوں اور مزاحموں اور ڈرانے والوں کے اول سے اخیر تک ثابت قدم رہے برسوں تک وہ مصیبتیں دیکھیں اور وہ دکھ اٹھانے پڑے جو کامیابی سے بکلّی مایوس کرتے تھے۔"

(براہین احمدیہ حصہ دوم، روحانی خزائن جلد اول صفحہ 801)

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر میدان کے شہسوار تھے۔ عبادات کا میدان ہو، اخلاق کا میدان ہو، جنگ کا میدان ہو یا فتح کا موقع، آپؐ نے تمام میدان مضبوط عزم و ہمت اور بہادری سے سر کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرتے ہوئے عربی قصیدہ میں فرماتے ہیں۔

يَفْرِيْ سِهَامُكَ قَلْبَ كُلِّ مُحَارِبٍ
وَيَشُجُّ عَزْمُكَ هَامَةَ الثُّعْبَانِ

تیرے تیر ہر جنگجو کے دل کو چھید دیتے ہیں اور تیرا عزم اژدہا کے سر کو کچل دیتا ہے۔

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عزم و ہمت کے پیکر تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی جُہدِ مسلسل کی ایک لازوال داستان ہے۔ شعب ابی طالب میں محصوری کا سہ سالہ دور، سفر طائف، غزوہ بدر میں سخت کمزوری کا عالم۔ غرض کہ زندگی میں ہر موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم عزم و ہمت اور استقلال کی ایک آہنی دیوار ثابت ہوئے۔

مضبوط عزم و ہمت کے مالک آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام تکالیف کمال ہمت اور حوصلہ سے برداشت کیں۔ مخالفین نے آپ کو زبان سے بھی تکلیف پہنچائی اور جسمانی طور پر بھی اذیتیں دیں مگر آپؐ کبھی سست اور دل شکستہ نہ ہوئے بلکہ ہر ابتلاء میں ثابت قدم رہے۔ پتھر کھا کر دعائیں دینا، تکلیف پہنچانے والوں کی عیادت کرنا، قتل کی کوششیں کرنے والوں کو بلا جھجک معاف کر دینا، پیٹ پر پتھر باندھ کر دوسروں کو کھانا کھلانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہی کا خاصہ تھا۔

سامعین! سلسلہ انبیاء میں ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ آزمائے گئے۔ آپؐ نے خدا کی راہ میں تمام مصائب خوشی سے جھیلے، کبھی زبان پر کوئی شکوہ نہیں لائے بلکہ بڑی شان کے ساتھ آگے بڑھتے رہے اور اعلیٰ درجہ کی استقامت کا نمونہ دکھلایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرتے ہوئے عربی قصیدہ میں فرماتے ہیں۔

لِلّٰہِ دَرُّکَ یَا اِمَامَ الْعَالَمِ
اَنْتَ السَّبُوْقُ وَ سَیِّدُ الشُّجْعَانِ

آفرین تجھ پر اے دنیا کے امام! تو سب پر سبقت لے گیا ہے اور بہادروں کا سردار ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ جرأت مند اور بہادر تھے۔ مکّہ کا تیرہ سالہ مظالم کا دور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہادری سے گزارا۔ مکّہ کے لوگ آپ کی جان کے دشمن تھے مگر آپؐ ان کے درمیان چلتے پھرتے، صحن کعبہ میں جاتے، اعلانیہ عبادت کرتے اور قرآن کی تلاوت کرتے۔ دشمن نے بارہا آپؐ کے قتل کے منصوبے بنائے مگر ناکام ہوئے۔ ایک دن ابو جہل نے کہا کہ اب اگر میں نے محمدؐ کو صحن کعبہ میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آکر اس کی گردن ماردوں گا۔ نبی کریمؐ نے کمال بہادری سے فرمایا اگر وہ ایسا کرے گا تو فرشتے اُسی وقت اس پر گرفت کریں گے۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ العلق)

اعلیٰ مقاصد اور بلند و بالا اہداف کے حصول کے لئے جہاں دوسرے عوامل ناگزیر ہیں وہیں انسان کو انفرادی طور پر عزم و ہمت کا مظاہرہ کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ جذبے صادق ہوں تو پروردگار عالم بھی مدد کرتا ہے۔

ہجرت مدینہ میں قدم قدم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مضبوط عزم و ہمت کے نظارے دیکھنے میں آئے۔ ارادوں کو متزلزل کرنے والے واقعات آپؐ کے ایمان، یقین اور توکل علی اللہ میں کوئی رخنہ نہ ڈال سکے اور ہر موقع پر آپؐ سے اعلیٰ درجہ کے استقلال و استقامت کا ہی اظہار ہوا حتیٰ کہ آزمائش کے زلازل نے آپؐ کے مضبوط ارادے، ہمت اور جانفشانی کی عادت پر مہر لگا دی۔ غارِ ثور میں پناہ کے دوران دشمن سر کے اوپر ہے، مگر خدا کا نبی کمال ثابت قدمی سے اپنے ساتھی ابو بکرؓ کو بھی تسلی اور دلاسے دے رہا ہے کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ دوران سفر سراقہ تعاقب کرتے ہوئے پاس پہنچ جاتا ہے اور آپؐ کو پرواہ نہیں تھی۔ ہجرت مدینہ کے بعد بھی جب دشمن نے آپؐ کا پیچھا نہ چھوڑا اور مسلمانوں کو اپنے دفاع کے لئے تلوار اٹھانی پڑی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہم سر کرنے کے لئے ہر وقت ایسے تیار و آمادہ ہوتے تھے کہ زندگی بھر کبھی موت کا خوف نہ ہوا۔

سفر طائف میں بھی دنیا نے دیکھا۔ جب خدا کا نبی اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے نہایت بہادری سے مضبوط عزم و ہمت کے ساتھ ایک اجنبی دیس میں جا کر خدا کا پیغام پہنچاتا ہے۔ نہ اپنی جان کا خوف ہے نہ کسی اور خطرے کی پرواہ۔ بھروسہ ہے تو ایک اللہ کی ذات پر۔ اہل طائف کی سنگ باری سے آپ لہولہان ہو گئے۔ یہاں تک کہ مشہور عیسائی مستشرق سر ولیم میور کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ

"محمدؐ کے طائف کے سفر میں ایک عجیب شجاعانہ رنگ پایا جاتا ہے۔"

سفر طائف سے واپسی پر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مضبوط عزم و ہمت کا مظاہرہ کیا۔ مضبوط عزم و ہمت کے ساتھ ہی انسان زندگی میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت پورا عرب شدید اخلاقی بحران کا شکار تھا۔ ایسے میں اخلاق و کردار کی بات کرنا کچھ ایسے ہی تھا جیسے صحرا میں صدا لگانا۔ آپؐ نے ساری عمر اخلاقی اصولوں کی تبلیغ میں گزارا اور ایک دن کے لئے بھی اپنے ماحول کی تیرگی سے مایوس نہ ہوئے آپ نے اخلاقی لحاظ سے مردہ قوم میں زندگی کی روح پھونک دی۔

مردہ دلوں کو پھر سے عطا کی ہے زندگی
یہ معجزہ بھی کرکے دکھایا ہے آپ نے

انتہائی خطرناک حالات میں بھی پیارے آقا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم استقامت، جرأت، یقین اور توکل علی اللہ کے ایسے ایمان افروز نمونے دکھائے کہ دنیا کی تاریخ میں ان کی مثال نہیں ملتی۔ دشمنانِ اسلام آج بھی ان واقعات کو حیرت اور تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور آقائے دوجہاں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

افراد اور اقوام دونوں کے لئے مشکلات میں مواقع چھپے ہوتے ہیں، یہ ان پر منحصر ہے کہ وہ کس طرح سوچتے ہیں۔ ایک مومن کے ایمان کا تقاضا ہے کہ اسے اس بات پر کامل یقین ہو کہ ہمارا رحیم و کریم خدا ایسے کسی امتحان سے انسانوں کو دوچار نہیں کرتا جس سے نمٹنے کی ان میں طاقت نہ ہو۔ جب ہم تاریخِ انسانی کا مطالعہ کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ کچھ لوگ ناکام ہو کر ہار مان لیتے ہیں اور کچھ اس وقت تک بغیر ہار مانے کوشش رہتے ہیں جب تک وہ کامیاب نہیں ہو جاتے۔ دنیا انسان سے سارے حق چھین سکتی ہے لیکن محنت کرنے کا حق نہیں چھین سکتی۔ تمام کامیابیاں اسی روح کے ساتھ وابستہ ہیں جسے مضبوط عزم کہا جاتا ہے جس میں یہ روح ہوتی ہے وہ کمزور ہوتے ہوئے بھی کامیاب ہو جاتا ہے اور جس میں یہ روح نہ ہو وہ طاقتور ہو کر بھی ناکام رہتا ہے۔ وہ عظیم اوصاف جن کی وجہ سے ایک انسان دوسرے انسانوں سے ممتاز ہو جاتا ہے اور نمایاں کامیابیاں حاصل کرتا ہے ان میں سے ایک اہم وصف اور خوبی مضبوط عزم و ہمت بھی ہے۔ بہادر انسان عزم و ہمت سے کام لے کر تاریخ رقم کر کے آنے والے لوگوں کے لئے ایک مثال بن جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس لحاظ سے ہمیشہ ہمیش کے لئے تاریخ میں ایک کامل نمونہ کے طور پر پیش کئے جاسکتے ہیں۔ یہ نمونہ اگرچہ حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے حاصل کیا مگر آپ کی زندگی میں ایک ایسا مقام آیا جہاں اس خلق نے نمایاں ہو کر ایک ایسا عظیم الشان کردار ادا کیا ہے کہ جس کے نتیجے میں ہمیشہ کے لئے ہم آپ کی مثال دنیا کے سامنے رکھ سکتے ہیں... جب اسلام پر آپؓ کی خلافت کے پہلے دن ہی مصیبت کا دور پڑا ہے، عظیم مصیبت واقع ہوئی ہے اور مشکلات کا دور شروع ہوا ہے تو وہ شخص جو دنیا کی نظر میں اتنا نرم دل تھا، اتنا نرم خُو تھا کہ معمولی سی تکلیف کی بات سے ہی اس کے آنسو رواں ہو جایا کرتے تھے کسی کی چھوٹی سی تکلیف بھی وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا اتنے حیرت انگیز عزم کے ساتھ ان مشکلات کے مقابل پر کھڑا ہو گیا کہ جیسے سیلاب کے سامنے کوئی عظیم الشان چٹان کھڑی ہو جاتی ہے... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت اپنے نرم دل سے عظمت کا ایک پہاڑ نکلتا ہوا دنیا کو دکھایا۔"

(خطبہ جمعہ 24 نومبر 1989ء)

سامعین! ایک جنگ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دشمن کو زیر کر لیا، پھر تلوار سے اس کی گردن کاٹنے کا ارادہ کر لیا۔ اپنا آخری وقت دیکھ کر کافر نے غصہ کے عالم میں حضرت علیؓ کے منہ پر تھوک دیا۔ اس پر حضرت علیؓ نے مضبوط عزم و ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے تلوار پھینک دی اور کافر کو چھوڑ دیا۔ وہ کافر آپ کا رویہ دیکھ کر حیران رہ گیا اور پوچھا یہ معاف کرنے کا کونسا موقع ہے۔ آپ نے فرمایا تجھ سے میری لڑائی صرف اللہ کی خاطر تھی لیکن تو نے میرے منہ پر تھوک کر مجھے غصہ دلایا اور میرے دل میں ذاتی انتقام کی خواہش پیدا ہو گئی۔ اس طرح میری لڑائی کا مقصد فوت ہو گیا اس لئے میں نے تجھے چھوڑ دیا۔ اس کافر نے شیر خدا کی یہ گفتگو سنی تو اس کے دل سے کفر کی نجاست دور ہو گئی اور وہ مسلمان ہو گیا۔

سامعین! اِس دَورِ آخرین میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا کی رہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک زندگی کا ایک ایک لمحہ مضبوط عزم و ہمت سے معمور تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں کہہ کر آپ کو عزم و ہمت کا سبق دیا۔ ایک موقعہ پر جب دشمن کی طرف سے آپؑ کے خلاف ایک مقدمہ ہوا اور پولیس قادیان میں آئی بعض صحابہ نے فکر مندی کا اظہار کیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے بڑے جلال سے فرمایا۔ وہ خدا کے شیر پر ہاتھ ڈال کر تو دیکھے۔

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زارو نزار

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ 24 نومبر 1989ء میں جماعت کو جن پانچ بنیادی اخلاق کو اپنانے کی نصیحت فرمائی ان میں سے ایک مضبوط عزم وہمت ہے۔ فرمایا:

"مضبوط عزم وہمت اور نرم دلی اکٹھے رہ سکتے ہیں۔ اگر یہ اکٹھے نہ ہوں تو ایسا انسان کمزور تو ہو گا بااخلاق نہیں ہو گا۔ نرم دلی جب آپ پیدا کرتے ہیں تو اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ ایسا نرم دل انسان اور ایسا نرم خُو انسان مشکلات کے وقت گھبرا جائے اور مصائب کا سامنا کرنے کی طاقت نہ پائے.... بچپن سے یہ خلق پیدا کرنا چاہیے کہ ہم نے شکست نہیں کھانی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق یہ جو فقرہ ہے جو آپؑ کے اِس عظیم خُلق پر روشنی ڈالتا ہے کہ: "میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"... پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے وابستہ ہونے والوں میں ہر گز ناکامی کا خمیر نہیں ہونا چاہیے"

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبات میں جماعت کو نصیحت فرماتے ہیں کہ مضبوط عزم وہمت کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے نیکی کے میدان میں آگے بڑھتے رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ حق کے اظہار کے لئے کبھی بزدلی کا مظاہرہ نہیں کرنا کیونکہ جرأت سے نیکیوں کو پھیلانا، ان کے کرنے کا حکم دینا اور برائیوں سے روکنا ہی ایک معیار ہے جس سے مومن ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ لیکن مومن کا عمل بھی اس کے مطابق ہونا چاہئے۔ جب اپنا عمل بھی ہو گا تب ہی اثر بھی قائم ہو گا اور جب عمل ہو گا تو پھر سختی کی ضرورت نہیں رہے گی۔ ایسے آدمی کی تلقین کا بھی لوگ نیک اثر لیں گے جن کے اپنے عمل بھی اچھے ہوں گے۔"

(خطبہ جمعہ 6 مئی 2005ء)

آئیں! ہم سب یہ عہد کریں کہ کسی طور پر کسی بھی امتحان کی صورت میں اپنا حوصلہ نہیں ہاریں گے۔ خدا کرے کہ ہم مضبوط عزم وہمت کے ساتھ زندگی گزارنے والے بن کر دنیا و آخرت میں کامیاب ہونے والے بنیں۔ آمین

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دور
اے مرے اہلِ وفا ست کبھی گام نہ ہو

(اِس تقریر کی تیاری میں مکرم حافظ عبدالحمید صاحب کے ایک مضمون سے مدد لی گئی ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء)